قبریں

پیغامِ فنا دیتی ہیں

18مارچ،2022ء، 14شعبان المعظم1443ھ

(اجتماعِ شب براءت کا بیان)

18 مارچ،2022ء،14 شعبان المعظم 1443ھ (اجتماعِ شب ِبراءت کا بیان)

قبریں پیغامِ فنا دیتی ہیں

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...کاش! سارے کفن چور ایسے ہوتے...(عبرتناک واقعہ)
- ...مُردے کو تین دِن کے بعد دیکھو تو...
- ...مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام ہر گھر میں آتے ہیں
- ...وحشتِ قبر سے بچانے والے 8 کام

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت عَلّامہ محمد بن اَحمد قُرطُبی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: ایک مرتبہ امام حَسَن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں ایک عورت حاضِر ہوئی اور عرض کیا: میری جوان بیٹی فوت ہو گئی ہے، میں خواب کے ذریعے اس کا حال جاننا چاہتی ہوں، کوئی عَمَل بتا دیجئے! امام حسن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسے عمل بتا دیا۔ عورت گھر چلی گئی، جو کچھ بتایا گیا تھا، اس پر عَمَل کیا تو اُس نے خواب میں اپنی بیٹی کو دیکھ تو لیا مگر اس حال میں دیکھا کہ اس کے بدن پر تار کول (**Tar** یعنی ڈامَر جو سڑکیں بنانے میں کام آتا ہے، اس) کا لباس ہے، گردن میں زنجیر اور پاؤں میں بیڑیاں (**Shackles**) ہیں، یہ ہیبت ناک منظر دیکھ کر وہ عورت کانپ اُٹھی، دوسرے دِن دوبارہ امام حسن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر ہوئی اور اپنا خواب سُنایا۔ امام حسن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فوت شُدہ لڑکی کی حالت سُن کر بہت غمگین (**Sad**) ہوئے۔ کچھ عرصے کے بعد حضرت امام حسن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خواب میں ایک لڑکی کو دیکھا، جو جنّت میں ایک تخت پر اپنے سر پر تاج سجائے بیٹھی ہے۔ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھ کر وہ کہنے لگی: میں اُسی خاتون کی بیٹی ہوں، جس نے آپ کو میری حالت بتائی تھی۔ امام حسن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اس نے تو تمہیں عذاب میں دیکھا تھا، یہ انقلاب کس طرح آیا؟ مرحومہ بولی: قبرستان

کے قریب سے ایک شخص گزرا، اس نے مصطفےٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درودِ پاک بھیجا، اس کے درود شریف پڑھنے کی برکت سے اللہ پاک نے ہم 560 قبر والوں سے عذاب اُٹھالیا۔(1)

بَسُوئے کُوئے مدینہ بڑھو درود پڑھو!	جو تم کو چاہئے جنّت پڑھو درود پڑھو!

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھی آپ نے درودِ پاک کی برکت! الحمد للہ! ہمارا پیارا اللہ پاک اپنے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے بہت محبت فرماتا ہے، اسی لئے تو اُس نے درودِ پاک میں ایسی برکات رکھی ہیں تاکہ بندے درودِ پاک پڑھتے رہیں، محبوبِ ربّ، سلطانِ عرب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ذِکر ہوتا رہے اور بندوں کی بخشش کا سامان بھی ہوتا رہے۔ کاش! ہم بھی کَثرت سے درودِ پاک پڑھنے کی عادت بنا لیں۔ شعبانُ المعظّم میں تو بالخصوص کثرت سے درودِ پاک پڑھنا چاہئے کہ شعبانُ المعظّم ہے ہی **درودِ پاک کا مہینا**۔ شیخ شہابُ الدّین حجازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: بے شک شعبانُ المعظّم درود شریف پڑھنے کا مہینا ہے کہ آیتِ درود یعنی پارہ:22، سُوْرَۃُ اَحْزَاب کی مشہور آیتِ کریمہ

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ (پارہ:22، سورۂ اَحزاب:56)	ترجمہ کنزُالایمان: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو

یہ آیت شعبانُ المعظّم ہی میں نازِل ہوئی۔(2)

تیری اِک اِک ادا پر اے پیارے!	سَو دُرودَیں فدا، ہزار سلام

***

1 ...اَلتَّذْکِرَہ، جز:1، صفحہ:68۔
2 ...مَوَاهِبُ اللَّدُنِّيه، جلد:2، صفحہ:506۔

وہ سلامت رہا قیامت میں	پڑھ لئے جس نے دِل سے چار سلام[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیّات اَعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! اچھی نیت اَفْضَل ترین عَمَل ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ نیت کیجئے: ❁ نگاہیں نیچی کئے تَوَجُّہ کے ساتھ بیان سُنوں گا ❁ عِلمِ دین کی تعظیم کی خاطر جتنی دیر ہو سکا دوزانو (یعنی نماز میں اَلتَّحِیَّات پڑھتے ہوئے جس طرح بیٹھتے ہیں، ایسے) بیٹھوں گا ❁ ضرورتاً سِمٹ، سرک کر دوسروں کے لئے جگہ کشادہ کروں گا ❁ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا ❁ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر مسلمانوں سے سلام کروں گا ❁ ہاتھ ملاؤں گا ❁ اور نیکی کی دعوت پیش کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ الْکَرِیْم!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! ❁ آج شَبِ براءَت یعنی نجات کی رات ہے ❁ آج بھلائیوں والی، برکتوں والی، عظمتوں والی رات ہے ❁ رحمتوں کی چھماچھم برسات ہے ❁ آج بخشش و مغفرت کی رات ہے ❁ اس رات رَبِّ کائنات اپنے بندوں پر خوب رحمتیں نازِل فرماتا ہے ❁ آج دُعاؤں کی قبولیت کی رات ہے ❁ آج روزی تقسیم ہونے کی رات ہے۔

آئی شَب براءَت، یہ ہے برکتوں کی رات	لطف و کرم کی رات ہے، یہ رحمتوں کی رات
بارانِ فضل ہوتا ہے اس شب کو ہر گھڑی	خوش بخت ہے جسے ملی یہ عظمتوں کی رات
جو چاہتے ہو، تم کو کرے گا خدا عطا	اس کی عنایتوں کی ہے یہ نعمتوں کی رات

---

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 170، 171۔
2 ...بخاری، کِتَابُ بدءِ الْوَحی، صفحہ: 65، حدیث: 1۔

غم کا علاج آج کی شب دستیاب ہے | یہ جاں فزا ہیں ساعتیں، یہ فرحتوں کی رات
کر لو مرض کے واسطے رب سے دُعا ابھی | یہ ہے شفا کی رات، یہ ہے راحتوں کی رات
دامن بڑھاؤ مانگ لو خیراتِ مغفرت | اے عاصیو! ہے جلوہ نما رافتوں کی رات
راضی کرو تمام جو ناراض تم سے ہیں | صلح وصفا کی رات ہے، یہ قُربتوں کی رات

لاکھوں گنہگاروں کی مغفرت ہو جاتی ہے

تمام مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان **حضرت عائشہ صِدّیقہ طَیِّبَہ طاہرہ** رَضِیَ اللہُ عَنہا فرماتی ہیں: میں نے ایک رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو بستر مبارک پر نہ دیکھا، تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بقیع پاک میں ہیں، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی، **مُحَمَّد** عربی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **بیشک اللہ پاک شعبان کی 15 وِیں رات آسمانِ دُنیا پر تجلی فرماتا ہے، پس اس رات قبیلہ بَنُو کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ گنہگاروں کو بخشش دیتا ہے۔**[1] بَنُو کلب عرب کا ایک قبیلہ (***Tribe***) تھا، کتابوں میں لکھا ہے: یہ لوگ بہت زیادہ بکریاں پالتے تھے۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! ایک بکری کے جسم پر جتنے بال ہوتے ہیں، کون ان کی گنتی (***Counting***) کر سکتا ہے؟ معلوم ہوا؛ آج کی رات ہزاروں، لاکھوں بلکہ کروڑوں لوگوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

براءَت دے عذابِ قبر سے، نارِ جہنّم سے | مہِ شعبان کے صدقے میں کر فضل و کرم مولیٰ[3]

---

1 ...ترمذی، کتاب الصوم، صفحہ: 207، حدیث: 739 ملتقطاً۔
2 ...مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلوٰۃ، جلد: 3، صفحہ: 339، زیرِ حدیث: 1299۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 97، 98۔

قبریں آخرت کی یاد دِلاتی ہیں

اے عاشقانِ رسول! ہم نے سُنا! سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم شبِ براءَت کو بقیعِ پاک تشریف لے کر گئے۔ **بقیع شریف مدینۂ منورہ کا مشہور قبرستان ہے۔** اس روایت سے معلوم ہوا؛ آج کی رات قبرستان جانا بھی ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی **مبارک ادا** ہے۔ سالہا سال سے مسلمانوں کا معمول ہے کہ شبِ براءَت کو قبرستان جاتے اور اپنے رشتے داروں وفوت شُدہ مسلمانوں کے لئے دُعائے مغفرت کرتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔ شبِ براءَت میں یا اس کے عِلاوہ بھی قبرستان جانا بہت فائدے مند ہے۔ ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی، مُحَمَّدِ عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: **قبروں کو دیکھا کرو! بیشک قبروں کو دیکھنا دُنیا سے بے رغبت کرتا اور آخرت کی یاد دِلاتا ہے۔**[1]

دِل کی سختی کا ایک عِلاج

ایک مرتبہ ایک عورت اُمُّ الْمُؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور دِل کی سختی (**Hardness**) کا عِلاج پوچھا، اُمُّ الْمُؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: **موت کو کثرت سے یاد کیا کرو..!** وہ خاتون عِلاج سُن کر چلی گئی اور کثرت سے موت کو یاد کرنے لگی، تھوڑے ہی دِنوں میں اسے دِل کی سختی سے شِفَا مِل گئی، چنانچہ وہ دوبارہ آپ کی خدمت میں آئی اور شکریہ ادا کیا۔[2]

قلب سختی میں حد سے بڑھا ہے | بندہ طالِب ترے خوف کا ہے

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب: ماجاء فی زیارۃ القبور، صفحہ: 252، حدیث: 1571۔
2 ... مجموع رسائل ابن رجب، ذم قسوۃ القلب، جلد: 1، صفحہ: 265۔

التجائے غمِ مصطفےٰ ہے | یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے[1]

ایک مرتبہ ایک شخص نے امام احمد بن حنبل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں قَساوَت (یعنی دِل سخت ہو جانے) کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: قبرستان جایا کرو اور یتیم کے سَر پر ہاتھ رکھا کرو (یہ دو کام کرنے سے تمہارے دِل کی سختی دُور ہو جائے گی)۔[2]

قلب پتھر سے بھی سختی میں بڑھا جاتا ہے | خول پر خول سیاہی کا چڑھا جاتا ہے
المدد! یا شہِ ابرار مدینے والے | قلب سے خوفِ خُدا دُور ہوا جاتا ہے[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کاش! سارے کفن چور ایسے ہوتے...!!

حضرت سعید بن جُبَیر رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک دِن ہم صحابیٔ رسول حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہ کے پاس بیٹھے تھے، اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا: اے اِبْنِ عبّاس (رَضِیَ اللہُ عنہ)! **نافرمان اللہ پاک کے حُضُور کیسا ذلیل ہے! جبکہ اللہ پاک کی اِطاعت میں جلدی کرنے والا کتنا اچھا ہے!** اے اِبْنِ عبّاس (رَضِیَ اللہُ عنہ)! گنہگار لوگ اللہ پاک کے قُرب سے کتنے غافِل ہیں...!! اس شخص نے یہ کہا اور چلا گیا۔ لوگوں نے عرض کیا: عالی جاہ! یہ شخص کفن چور ہے، ایسی فِکرِ آخرت والی باتیں کر کے یہ اپنے گُناہ چھپاتا ہے، جب رات ہوتی ہے تو قبرستان جا کر کفن چُراتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: ایسا نہیں ہو سکتا (یعنی ایک کفن چور ایسی باتیں نہیں کر سکتا)، جب تک میں اسے اپنی آنکھوں سے کفن چُراتے نہ دیکھ لوں، میں یقین نہیں کروں گا۔ لوگوں نے عرض کیا: اگر

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 134 بتقدم وتاخر۔
2 ... مجموع رسائل ابن رجب، ذم قسوۃ القلب، جلد: 1، صفحہ: 265۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 432۔

آپ ایسا ہی چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے، ہم آپ کو دِکھا دیں گے۔ چنانچہ رات ہوئی، وہ شخص جسے لوگ کفن چور کہہ رہے تھے، وہ اپنے گھر سے نکلا، قِنْدِیل (لالٹین) ہاتھ میں لی اور قبرستان کی طرف چَل پڑا، لوگوں نے حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہ کو ساتھ لیا اور اس کے پیچھے ہو لئے۔ وہ شخص قبرستان پہنچا اور قبرستان والوں کو یُوں سلام کیا: **اے تنگ قبروں والو!** تم پر سلام ہو، **اے کیڑے مکوڑوں کی خوراک بننے والو! اے مصیبتوں میں گرفتار مُرْدو!** تم پر سلام ہو۔ پھر بولا: **اے قبرستان والو!** تمہارا سَفَر کتنا لمبا ہے! تمہارا راستہ کتنا خطرناک ہے! کاش! مجھے عِلْم ہوتا کہ تم کس حال میں ہو؟ اپنی دُنیوی زِندگی پر شرمندہ ہو یا بارگاہِ اِلٰہی میں حاضِر ہونے پر خوش ہو۔ تم ہم سے پہلے آگے پہنچے، ہم تمہارے پاس آنے کے انتظار میں ہیں، جہاں آج تم ہو، کل ہمارا بھی وہیں قیام ہو گا، اللہ پاک تم پر برکتیں نازِل فرمائے! جب ہم قبروں میں پہنچیں گے، کاش! ہم پر بھی رحم کیا جائے۔

راوِی کہتے ہیں: اس شخص نے اپنے لئے ایک خالی قبر کھود رکھی تھی، قبرستان والوں سے کلام کرنے کے بعد یہ شخص اُس خالی قبر میں داخِل ہو گیا اور اپنا رُخسار زمین پر رکھ کر زور زور سے کہنے لگا: ہائے میری خرابی! جب مجھے تنہا قبر میں رکھ دیا جائے گا، قبر مجھے پُکار کر کہے گی: تیرے لئے خُوش آمدید نہیں ہے، میں تیرے لئے وسیع نہیں ہوں گی، تُو میرے اُوپر رِہ کر اللہ پاک کی نافرمانی کیا کرتا تھا، آج تُو میرے اندر آیا ہے، اب میں تجھ پر تنگ ہو جاؤں گی، آج تجھے بلاؤں میں گرفتار کر دیا جائے گا۔ ہائے ہائے! پھر جب روزِ قیامت میں اپنی قبر سے نکلوں گا، میرے گُناہوں کا بوجھ میری پیٹھ پر ہو گا، میرے ماں باپ مجھ سے دُور بھاگیں گے، آہ! وہ حشر کا میدان جب ایک پُکارنے والا مجھے پُکارے گا، میں اپنے پڑوسیوں کی صَف سے نکل کر سامنے آؤں گا، میرے پوشیدہ گُناہ کھل چکے ہوں گے، میں

لوگوں کے درمیان شرمندہ اور ذلیل کھڑا ہوں گا، میرا غم طویل ہو جائے گا، پھر میں رَبِّ قَہّار کی بارگاہ میں پیش کر دیا جاؤں گا۔ ہائے ہائے! وہ وقت کیسا سخت وقت ہو گا۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے بندے! تُو گُناہ کرتے وقت لوگوں سے تَو چُھپ جاتا تھا مگر میں تو تجھے دیکھ رہا ہوتا تھا، کیا میرا دیکھنا تیرے لئے کچھ اہمیت نہیں رکھتا تھا...؟

یہ کہتے کہتے وہ شخص بے ہوش ہو گیا، جب اُسے ہوش آیا تو آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے اللہ کریم کو پُکارنے لگا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عنہ دُور کھڑے یہ سارا منظر دیکھ رہے تھے، اب آپ آگے بڑھے اور جس قبر کے اندر وہ شخص لیٹا تھا، اس کے قریب تشریف لائے اور فرمایا: **پیارے دوست! تُو نے گُناہوں سے بچنے کا کیسا پیارا طریقہ اپنایا ہے، ہاں! اسی طرح سے گُناہوں کو جڑ سے اُکھاڑ دیا جاتا ہے۔** پھر آپ نے لوگوں کی طرف دیکھ کر فرمایا: **اگر یہ کفن چور ہے تو کاش! سب ایسے ہی ہوتے۔**(1)

چھوڑیں عاداتِ بَد بھائیو! موت کی | یاد ہر آن اور دَم بدم چاہئے(2)

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! وہ شخص قبرستان جا کر کیسے عبرت حاصِل کرتا اور فِکْرِ آخرت میں مَصْرُوف رہتا ہے۔ کاش! ہمیں بھی فِکْرِ آخرت نصیب ہو جائے۔

قبرستان جا کر عبرت حاصِل کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! قبرستان زبردست مقامِ عبرت ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو کبھی نہ کبھی تو قبرستان جانے کا اتفاق ہوا ہی ہو گا، کیا کبھی غور کیا کہ قبرستان کی سوگوار فضائیں، غمناک ہوائیں زبانِ حال سے اِعْلان کر رہی ہیں: **اے دُنیوی زندگی پر مطمئن رہنے والو!**

---

1 ...بستان الواعظین، صفحہ: 166و167 ملتقطاً۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 515۔

تم سبھی کو ایک نہ ایک دِن یہاں ویرانے میں قبر کے گہرے گڑھے کے اندر آپڑنا ہے۔

ہے یہاں سے تجھ کو جانا ایک دِن | قبر میں ہو گا ٹھکانا ایک دِن
منہ خُدا کو ہے دکھانا ایک دِن | اب نہ غفلت میں گنوانا ایک دِن

ایک دِن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

آنے والی کس سے ٹالی جائے گی؟ | جان ٹھہری جانے والی جائے گی
رُوح رگ رگ سے نکالی جائے گی | تجھ پہ اک دِن خاک ڈالی جائے گی

ایک دِن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مصیبت تَو قبروں کے اندر ہے

نواسۂ رسول حضرت امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے متعلق روایت ہے کہ آپ جب قبروں کو دیکھتے تو فرماتے: اُوپر سے یہ قبریں کیسی بھلی لگتی ہیں مگر مصیبت تَو ان کے اندر ہے، اللہ! اللہ! اے اللہ کے بندو...! دُنیا میں مشغول نہ ہو جاؤ! **بے شک قبر عمل کا گھر ہے، نیک اَعمال کر لو! ان سے غفلت مت برتو...!!**[1]

قبر روزانہ یہ کرتی ہے پُکار | مجھ میں ہیں کیڑے مکوڑے بے شُمار
یاد رکھ! میں ہوں اندھیری کوٹھڑی | تجھ کو ہو گی مجھ میں سُن! وحشت بڑی
میرے اندر تُو اکیلا آئے گا | ہاں مگر اعمال لیتا آئے گا

1 ...بستان الواعظین، مجلس فی ذکر القبور، حکایۃ عن الحسین، صفحہ:157۔

گُھپ اندھیری قبر میں جب جائے گا | بے عمل! بے انتہا گھبرائے گا
کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی | قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

قبر کا منظر سب سے ہولناک ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ واقعی حقیقت ہے! بظاہِر قبرستان میں خاموشی ہوتی ہے، ہر طرف سنّاٹا چھایا ہوتا ہے مگر ان قبروں کے اندر کا ماحول ایسا نہیں ہے، قبریں اُوپر سے صِرف مٹی کا ایک ڈھیر نظر آتی ہیں مگر ان کا اندرونی معاملہ انتہائی تشویش ناک ہے، کوئی نہیں جانتا ہے کہ میرے ساتھ قبر میں کیا ہو گا۔ اللہ پاک کے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ سَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **قبر کا منظر سب مناظر سے زیادہ ہولناک (Horrible) ہے۔**[1]

قبر کا سب سے پہلا کلام

حضرت مجاہد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آدمی سے قبر سب سے پہلا کلام یہ کرتی ہے: میں کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں وحشت کا گھر ہوں، میں تاریکی کا گھر ہوں، یہ وہ ہے جو میں نے تیرے لئے تیار کیا، **بتا! تُو نے میرے لئے کیا تیاری کی ہے؟**[2]

تُو اپنی موت کو مت بھول کر سامان چلنے کا | زمیں کی خاک پر سونا ہے اینٹوں کا سرہانا ہے
نہ بیلی ہو سکے بھائی، نہ بیٹا باپ تے مائی | تُو کیوں پھرتا ہے سودائی عَمَل نے کام آنا ہے

مُردے کو تین دِن بعد دیکھو تو...!

اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک بار اپنے کسی ساتھی سے فرمایا: بھائی! موت کی یاد نے میری نیند اُڑا دی، میں رات بھر جاگتا رہا اور قبر والے کے

---

1 ...ترمذی، کتاب الزہد، باب: ماجاء فی ذکر الموت، ص554، حدیث: 2308۔
2 ...احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، بیان حال القبر واقاویلھم عند القبور، جلد: 4، صفحہ: 588۔

بارے میں سوچتا رہا۔ اے بھائی! اگر تم 3 دِن بعد مُردے کو اس کی قبر میں دیکھو تو دُنیا میں لمبے عرصے تک اس کے ساتھ رہے ہونے کے باوُجُود تمہیں اس سے وحشت ہونے لگے، اگر تم اس کا گھر یعنی اس کی قبر کا اندرونی حِصّہ دیکھو جس میں کیڑے رینگ رہے ہیں اور بدن کو کھا رہے ہیں، اس کے بدن سے پیپ جاری ہے، سخت بدبو آرہی ہے، اس کا کفن بوسیدہ ہو چکا ہے۔ ہائے! ہائے! غور تو کرو! یہی مردہ جب زِندہ تھا تو خوبصورت تھا، خوشبو بھی اچھی استعمال کیا کرتا تھا، لباس بھی عمدہ پہنا کرتا تھا...!! راوی کہتے ہیں: اتنا کہنے کے بعد حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہِ پر رِقّت طاری ہو گئی، آپ نے چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے۔ (1)

قبر کی دِل دہلا دینے والی کہانی

حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہِ ایک جنازے کے ساتھ قبرستان تشریف لے گئے، وہاں ایک قبر کے پاس بیٹھ کر غور و فِکر کرنے لگے، کسی نے عرض کی: اے اَمِیْرُ الْمُؤمنین! آپ یہاں تنہا کیسے تشریف فرما ہیں؟ فرمایا: ابھی ابھی ایک قبر نے مجھے پُکار کر بُلایا اور بولی: اے عمر بن عبد العزیز! مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں اپنے اندر آنے والوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرتی ہوں؟ میں نے اس قبر سے کہا: مجھے ضرور بتا۔ وہ کہنے لگی: جب کوئی میرے اندر آتا ہے تو میں اس کا کفن پھاڑ کر جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی ہوں، اس کا گوشت کھا جاتی ہوں۔ کیا آپ مجھ سے یہ نہیں پوچھیں گے کہ میں اس کے جوڑوں کے ساتھ کیا کرتی ہوں؟ میں نے کہا: یہ بھی بتا۔ قبر کہنے لگی: میں اس کی ہتھیلیوں کو کلائیوں سے، گھٹنوں کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیوں کو قدموں سے جُدا کر دیتی ہوں۔ اتنا کہنے

---

1 ... احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، بیان حال القبر واقاویلھم عند القبور، جلد: 4، صفحہ: 588۔

کے بعد حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ ہچکیاں لے کر رونے لگے۔[1]

اندھیری قبر کا دِل سے نہیں نکلتا ڈر | کروں گا کیا جو تُو ناراض ہو گیا یارَب!
گنہگار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں | کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یارَبّ![2]

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے! یہ مٹی کی ڈھیریاں جنہیں ہم دیکھ کر کچھ نوٹس لئے بغیر دُنیوی خیالوں میں کھوئے ہوئے گزر جاتے ہیں، ان مٹی کی ڈھیریوں کا اندرونی معاملہ کیسا ہولناک ہے مگر افسوس! ہم عبرت نہیں لیتے۔ ہم دُنیا کی محبت میں ایسے کھو گئے کہ ہمیں قبر یاد ہی نہیں آتی۔ آہ! دِل کی سختی...!! ہم اپنے ہاتھوں سے قبر میں مردے اُتارتے ہیں، کسی کا والِد دُنیا سے رُخصت ہوا، کسی نے اپنے بھائی کو خُود قبر میں اُتارا، کوئی اپنے عزیز کا جنازہ پڑھ رہا ہے، کوئی اپنے دوست کی آنکھیں بند کر رہا ہے مگر افسوس! دِل گُنَاہ کر کر کے ایسا سخت ہوا کہ غفلت جاتی ہی نہیں ہے۔ کاش! ہم عبرت لینے والے بن جاتے! کاش! ہمیں قبر و آخرت کی فِکْر نصیب ہو جاتی۔

گو پیشِ نظر قبر کا پُر ہَول گڑھا ہے | افسوس مگر پھر بھی یہ غفلت نہیں جاتی

قبر کی ڈانٹ

اے عاشقانِ رسول! ہم عبرت لیں یا نہ لیں، ہمیں فِکْر ہو یا نہ ہو، موت تَو آنی ہی آنی ہے، آہ نہ جانے کب موت آجائے۔ ہائے ہائے! مرنے کے بعد ہمیں گُھپ اندھیری اور مختصر سی قبر میں اُتار کر بند کر دیا جائے گا، ہم اگرچہ بظاہِر ہِل بھی نہیں سکیں گے مگر سب کچھ سمجھ رہے ہوں گے، آہ! اس وقت ہم پر کیا گزر رہی ہو گی؟ ہائے! ہماری نافرمانیاں...!

1 ...اَلرَّوضُ الفائِق، مجلس الثامن عشر فی قولہ تعالیٰ: یوم تبیض وجوہ، صفحہ: 107 مُلَخَّصاً۔
2 ...وسائِلِ بخشش، صفحہ: 78۔

اگر اللہ پاک ہم سے ناراض ہو گیا تو ہمارا کیا بنے گا؟ حضرت عبد اللہ بن عبید رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب مُردے کے ساتھ آنے والے لوٹ کر چلتے ہیں تو مُردہ بیٹھ کر ان کے قدموں کی آواز سنتا ہے، اس وقت قبر کہتی ہے: **اے آدمی! کیا تُونے میرے حالات نہ سُنے تھے؟ کیا میری تنگی، بدبُو، ہولناکی اور کیڑوں سے تجھے نہیں ڈرایا گیا تھا؟ اگر ایسا تھا تو پھر تُونے کیا تیاری کی؟**(1)

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے تو سہی! اس وقت جبکہ ہم قبر میں تنہا رِہ گئے ہوں گے، گھبراہٹ (Panic-ness) طاری ہو گی، نہ کہیں جا سکتے ہوں گے، نہ کسی کو بُلا سکتے ہوں گے اور بھاگ نکلنے کی بھی کوئی صُورت نہ ہو گی، اس وقت قبر کی کلیجہ پھاڑ پُکار سُن کر کیا گزرے گی!

قبر میں آہ گُھپ اندھیرا ہے روشنی ہو پئے رضا یارَبّ!
سانپ لپٹیں نہ میرے لاشے سے قبر میں کچھ نہ دے سزا یارَبّ!
نورِ احمد سے قبر روشن ہو وحشتِ قبر سے بچا یارَبّ!(2)

آقا کریم زار و قطار رَو دیئے...!

اِبْنِ ماجہ شریف کی روایت ہے، حضرت بَرّاء بن عازِب رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک روز ہم اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے۔ تدفین کے وقت آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم قبر کے کنارے تشریف فرما ہوئے اور زار و قطار رَونے لگے، آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اتنا روئے کہ قبر کی مٹی بھیگ گئی۔ پھر فرمایا:

---

1 ...شرحُ الصّدُور، باب: مخاطبۃ القبر للمیت، صفحہ: 86۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 80۔

لِمِثْلِ هٰذَا فَاَعِدُّوْا یعنی اس کے لئے تیاری کرو...![1]

نیکیاں کر جلد تُو بدیوں سے بھاگ | قبر میں ورنہ بھڑک اُٹھے گی آگ

ہائے موت

حضرت عطا سلمی رَحمۃُ اللہ عَلَیہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ جب رات ہوتی تو قبرستان کی طرف نکل جاتے اور فرماتے: اے اَہلِ قبور! تم مر گئے، **ہائے موت!** تم نے اپنے عَمَل دیکھ لئے، **ہائے رَے عَمَل!** پھر فرماتے: ہائے ہائے! کل عطا بھی قبر میں ہو گا، ہائے! کل عطا بھی قبر میں ہو گا۔ اسی طرح روتے دھوتے ساری رات گزار دیتے تھے۔[2]

اندھیری قبر کا دِل سے نہیں نکلتا ڈر | کروں گا کیا جو تُو ناراض ہو گیا یارَب!
گنہگار ہوں میں لائِقِ جہنّم ہوں | کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یارَبّ![3]

بیل (Bull) کی طرح چیختے

حضرت یزید رقّاشی رَحمۃُ اللہ عَلَیہ موت کو کثرت سے یاد رکھنے والوں میں سے تھے، جب قبروں کو دیکھتے تو قبر کے اندھیرے اور تنہائی کی وحشت وغیرہ کے خوف سے اس قدر بے قرار ہو جاتے کہ آپ کے منہ سے بیل (Bull) کی طرح چیخوں کی آواز نکلتی۔[4]

کئی دِن تک چراغ نہ جلاتے

حضرت ہِشَّام رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی عادَت تھی آپ جب بھی قبرستان جاتے تو واپس آنے کے

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب: الحزن والبکاء، صفحہ: 681، حدیث: 4195۔
2 ...احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، بیان حال القبر واقاویلھم عند القبور، جلد: 4، صفحہ: 589۔
3 ...وسائل بخشش، صفحہ: 78۔
4 ...احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، جلد: 4، صفحہ: 588، مردے کے صدمے، صفحہ: 18 ملتقطاً۔

بعد کئی دِن تک گھر میں چراغ نہیں جلاتے تھے اور فرمایا کرتے: یُوں (یعنی گھر میں اندھیرا کر کے) میں قبر کے اندھیرے کو یاد کرتا ہوں۔ (1)

قبر میں آہ گُھپ اندھیرا ہے، روشنی ہو پئے رضا یارَبّ!
سانپ لپٹیں نہ میرے لاشے سے، قبر میں کچھ نہ دے سزا یارَبّ!
نورِ احمد سے قبر روشن ہو، وحشتِ قبر سے بچا یارَبّ!

قبریں پیغامِ فَنَا دیتی ہیں

اے عاشقانِ رسول! موت سَر پر کھڑی ہے، قبرستان میں آئے دِن نئی قبروں کا اِضافہ ہمیں **پیغامِ فَنَا** دے رہا ہے۔ ہم میں سے کون کس وقت موت کی سیڑھی اُتر کر قبر کی گہرائی میں جا پہنچے گا؟ کسی کو معلوم نہیں ہے۔ ہم اس دُنیا میں آئے تو ایک ترتیب (Sequence) سے ہیں یعنی پہلے دادا، پھر باپ، پھر بیٹا، پھر پوتا دُنیا میں آتا ہے مگر مرنے کی بھی یہی ترتیب ہو، یہ ضروری نہیں۔ بہت دفعہ بوڑھا دادا زندہ ہوتا ہے مگر پوتا موت کے گھاٹ اُتر جاتا ہے، کسی کے نانا جان حیات ہوتے ہیں مگر اَمّی جان جُدائی کا صدمہ دے جاتی ہیں۔ ہم میں سے کسی کے گھر سے اس کے بھائی کا جنازہ اُٹھا ہو گا، کسی کی ماں نے نگاہوں کے سامنے دم توڑا ہو گا، کسی کے باپ نے موت کو گلے لگایا ہو گا، کسی کا جوان بیٹا حادثے (Accident) کا شکار ہو کر موت سے جاملا ہو گا، کسی کی دادی جان قبر میں اُتر چکی ہوں گی تو کسی کی نانی جان نے کُوچ کی ہو گی، اپنے فوت ہو جانے والے ان عزیزوں کی طرح ایک دِن ہم بھی اچانک یہ دُنیا چھوڑ جائیں گے۔ پھر ہمارا بھی قبر کے اندر بسیرا ہو گا،

---

1 ...تَنْبِیْهُ الْمُغْتَرِّیْن، صفحہ: 86۔

آہ! وہ تنہائی کا گھر ایک دِن ہمارا مستقل مسکن (یعنی رہنے کی جگہ) بننے والا ہے۔

دِلا غافل نہ ہو یک دَم یہ دُنیا چھوڑ جانا ہے | بغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے
تُو اپنی موت کو مت بھول کر سامان چلنے کا | زمیں کی خاک پر سونا ہے، اینٹوں کا سرہانا ہے
عزیزا یاد کر جس دن کہ عِزرائیل آئیں گے | نہ جاوے کوئی تیرے سنگ اکیلا تُو نے جانا ہے
غُلامؔ اِک دَم نہ کر غفلت حیاتی پر نہ ہو غرَّہ | خدا کی یاد کر ہر دَم کہ جس نے کام آنا ہے

قبر کا ایک عبرتناک کتبہ

حضرت محمد بن سَمّاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: ایک روز میں قبرستان گیا، میری نظر ایک قبر کے کتبے پر پڑی، اس پر یہ عبرتناک اَشْعار لکھے تھے:

تَمُرُّ اَقَارِبِیْ جَنْبَاتِ قَبْرِیْ | كَاَنَّ اَقَارِبِیْ لَمْ يَعْرِفُوْنِیْ

میرے عزیز میری قبر کے قریب سے یُوں گزر جاتے ہیں، جیسے وہ مجھے جانتے ہی نہیں۔

وَ قَدْ اَخَذُوْا سِهَامَهُمْ وَ رَاحُوْ | فَيَا لِلّٰهِ اَسْرَعُ مَا نَسُوْنِیْ

انہوں نے وراثت سے اپنے حِصّے لئے اور راحت پائی، آہ! میرے عزیز کتنی جلدی مجھے بھول گئے[1]

پیارے اسلامی بھائیو! کیسی عبرت کی بات ہے! ہمارے دُنیا سے جانے کے بعد چند دِن رونا دھونا ہو گا، قُل شریف کا ختم، پھر ساتواں، چالیسواں، کچھ عرصہ قبر پر آنے اور فاتحہ پڑھنے کا سلسلہ بھی ہو گا، پھر... آہستہ آہستہ اُن کے ذہنوں سے ہمارا خیال تک اُتر جائے گا۔ آہ! چند سال ہماری قبر کا نشان رہے گا، پھر رفتہ رفتہ وہ نشان بھی مِٹ جائے گا اور ہم **ایسے ہو جائیں گے جیسے کبھی دُنیا میں آئے ہی نہیں تھے۔**

بے وفا دُنیا پہ مت کر اعتبار | تُو اچانک موت کا ہو گا شکار

1 ... بستان الواعظین، مجلس فی ذکر القبور، بکر بن حماد، صفحہ: 158۔

موت آ کر ہی رہے گی یاد رکھ
جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ
کام مال و زر نہیں کچھ آئے گا
غافِل انساں یاد رکھ پچھتائے گا
گورِ نیکاں باغ ہو گی خُلد کا
مجرِموں کی قبر دوزخ کا گڑھا

موت سے کسی کو چھٹکارا نہیں

پیارے اسلامی بھائیو! یہ دُنیا فانی ہے، واقعی فانی ہے، آہ! موت آنی ہے، ضرور آنی ہے۔ جب ہم دُنیا میں آ گئے، اب موت کو گلے سے لگانا ہی پڑے گا۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۠ ﴿۸﴾

(پارہ:28، سورۂ جمعہ:8)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو ضرور تمہیں ملنی ہے پھر اس (اللہ پاک) کی طرف پھیرے جاؤ گے جو چُھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے پھر وہ تمہیں بتا دے گا جو کچھ تم نے کیا تھا

مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام ہر گھر میں آتے ہیں

ہم یہ حقیقت جانتے ہیں مگر افسوس! دُنیا کی رنگینیوں میں گم ہو کر موت کو ایسے بُھولتے ہیں کہ جیسے ہم نے مرنا ہی نہیں لیکن یاد رکھئے! **ہم موت کو بُھولتے ہیں، موت ہمیں نہیں بُھولے گی۔** امام حَسَن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مَلَکُ الْمُوت عَلَیْہِ السَّلَام روزانہ ہر گھر میں 3 مرتبہ تشریف لاتے اور غور سے دیکھتے ہیں، ان میں سے جس کا رِزق پُورا ہو چکا ہو، اس کی رُوح قبض کر لیتے ہیں، جب رُوح قبض ہوتی ہے تو بندے کے اَہْلِ خانہ رونا

دھونا شروع کر دیتے ہیں، اس وقت مَلَکُ الْمَوت عَلَیۡہِ السَّلَام دروازے پر کھڑے ہو کر فرماتے ہیں: میں نے تمہارا کوئی قُصُور نہیں کیا، میں تو اللہ پاک کی طرف سے مُقَرَّر ہوں، میں نے تمہارے پاس بار بار آنا ہے، **یہاں تک کہ تم میں سے کوئی بھی نہ بچے گا۔**(1)

گر جہاں میں سو برس تُو جی بھی لے ‌ ‌ قبر میں تنہا قیامت تک رہے
جب فرشتہ موت کا چھا جائے گا ‌ ‌ پھر بچا تجھ کو نہ کوئی پائے گا
دُنیا میں رہ جائے گا یہ دبدبہ ‌ ‌ زور تیرا خاک میں مل جائے گا
کھلکھلا کر ہنس رہا ہے بے خبر ‌ ‌ قبر میں روئے گا چیخیں مار کر
کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی ‌ ‌ قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

ایک بادشاہ کا عبرتناک واقعہ

حضرت وہب بن مُنَبِّہ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: ایک بادشاہ تھا، اللہ پاک نے اسے بڑی نعمتوں سے نواز رکھا تھا، بہت بڑی سلطنت تھی، شاہانہ زِندگی بڑے مزے سے گزر رہی تھی، ایک دِن بادشاہ سلامت نے اپنی سلطنت **(Kingdom)** کا دَورہ کرنے کا ارادہ کیا۔ تیاریاں شروع ہوئیں، بادشاہ سلامت کے لئے کپڑے حاضِر کئے گئے، بادشاہ نے ایک سُوٹ دیکھا، پسند نہ آیا، دوسرا دیکھا، وہ بھی پسند نہ آیا، سینکڑوں لباس دیکھے، آخر ان میں سے ایک سُوٹ پسند آیا، بادشاہ سلامت نے وہ سُوٹ پہنا۔ پھر سواری کے لئے گھوڑے حاضِر کئے گئے، بادشاہ سلامت نے سینکڑوں گھوڑوں میں سے اپنی مرضی کا ایک گھوڑا پسند کیا، پھر لشکر حاضِر ہوا، بڑی شان و شوکت سے بادشاہ سلامت سَفَر پر روانہ ہوئے۔ ایسے

---

1 ...شرح الصُّدور مترجم، صفحہ:107۔

ٹھاٹھ باٹھ...!! ایسی شان و شوکت...! بادشاہ سلامت غرور میں مبتلا ہو گئے، گردن اکڑ گئی، اب بادشاہ سلامت تکبر کے نشے میں بدمست اپنی سلطنت کا دورہ فرمارہے تھے، غرور و تکبر کی وجہ سے لوگوں کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں تھا۔

اسی غرور میں سَفَر جاری تھا کہ ایک غریب شخص بادشاہ کے سامنے آیا، پُرانے کپڑے...، ظاہِری حال بھی زیادہ اچھا نہیں تھا، اس شخص نے بادشاہ کو سلام کیا۔ بادشاہ سلامت تو غرور و تکبر کے نشے میں تھے، ایک غریب آدمی کو جواب دینا اسے کب گوارا کر سکتے تھے۔ اس شخص نے بھی بادشاہ کی بے رُخی کی پرواہ نہ کی اور کہا: بادشاہ سلامت! مجھے آپ سے ضروری کام ہے۔ بادشاہ سلامت نے سُنی اَن سُنی کر دی۔ اب اس غریب شخص نے بڑی دلیری سے آگے بڑھ کر گھوڑے کی لگام پکڑلی۔ اب تو بادشاہ غُصّے سے لال پیلا ہو گیا اور چِلّا کر بولا: اے شخص! لگام چھوڑ...! اُس غریب شخص نے پھر بڑی سادگی سے کہا: بادشاہ سلامت! مجھے آپ سے بہت ضروری کام ہے۔ بادشاہ سلطنت کے دورے پر تھا، بات نہ سُنتا تو ناک کٹتی، چنانچہ اپنی عزّت رکھنے کے لئے کہا: بتاؤ! کیا کام ہے؟ غریب شخص بولا: ایک راز کی بات ہے، کان میں بتاؤں گا۔ بادشاہ نے گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے ہی سَر جھکایا، اُس نے شخص نے بادشاہ کے کان کے قریب ہو کر کہا: بادشاہ سلامت! میں مَلَکُ الْمَوْت ہوں، تمہاری رُوح قبض کرنے آیا ہوں۔

اللہُ اکبر! اب تو بادشاہ سلامت کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی، بادشاہ تھر تھر کانپنے لگا، چہرے کا رنگ بھی بدل گیا، خوف سے کانپتے ہوئے بادشاہ نے بڑی عاجزی سے کہا: اے مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام! اس وقت مجھے مہلت دیجئے! سلطنت کا دورہ پُورا کر لوں، گھر

پہنچ جاؤں، پھر آپ رُوح قبض فرمالیں۔ مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: **اللہ پاک کی قسم!** اب تم اپنی سلطنت کو نہ دیکھ سکو گے، تمہیں اپنے اَہْل وعیال کے پاس جانے کی بھی مہلت نہ مل سکے گی۔ مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ کہہ کر بادشاہ کی رُوح قبض کرلی اور کچھ ہی دیر پہلے غرور و تکبر کے نشے میں اکڑ کر چلنے والا بادشاہ زمین پر گرا اور ہمیشہ کی نیند سو گیا۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں | سامان سو برس کا ہے، پَل کی خبر نہیں
کُوچ ہاں! اے بے خبر ہونے کو ہے | کب تلک غفلت..! سحر ہونے کو ہے

بے شک قبر تمہارے سامنے ہے

ایک مرتبہ حضرت اِبْنِ حمّاد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ قبرستان تشریف لے گئے، آپ نے قبروں کو دیکھا اور موت کے گھاٹ اُتر جانے والوں سے متعلق غور و فکر کرکے رونے لگے، روتے رہے، روتے رہے یہاں تک کہ داڑھی مبارک آنسوؤں سے تَر ہوگئی، پھر عربی کے اَشْعار پڑھ کر فرمایا: لوگو! خُدا کی قسم! نیک اَعْمَال میں کوشش کرلو! بے شک قبر تمہارے سامنے ہے، موت تمہیں ڈھونڈ رہی ہے، جو تم نے جوڑ کر رکھا ہے، عنقریب تقسیم کردیا جائے گا، جو عمارتیں تم تعمیر کررہے ہو، عنقریب ویران ہوجائیں گی، پھر تمہیں تنگ قبر میں اُتار دیا جائے گا، پَس جس کے پاس نیک اَعْمَال کی سوغات ہوگی، اُس کی قبر جنّت کے باغوں میں سے باغ بنے گی مگر جو نادان نیکیاں جمع کرنے میں ناکام رہا ہوگا، اس کی قبر جہنّم کے گڑھوں میں سے گڑھا بنادی جائے گی۔ **اے بھائیو! جلدی سے نیک اَعْمَال جمع کرلو...!**[1]

1...بستان الواعظین، مجلس فی ذکر القبور، بکر بن حماد، صفحہ:158۔

قبر کی تیاری کے لئے توبہ کر لیجئے!

اے عاشقانِ رسول! موت واقعی سَر پر کھڑی ہے، آہ! نہ جانے کب مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لے آئیں اور ہمیں موت کی نیند سُلا دیں، اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے، ہمیں چاہئے کہ جلد از جلد قبر و آخرت کی تیاری میں مَصْرُوف ہو جائیں۔ علّامہ اِبْنِ جوزی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: **اے بھائی!** اگر تم یہ جاننا چاہتے ہو کہ تمہارے مرنے کے بعد قبر میں تمہارا کیا حال ہو گا تو قبرستان جاؤ! وہاں موجود قبروں کو دیکھ کر غور و فِکْر کرو! خیالوں ہی خیالوں میں دیکھو کہ تم گُھپ اندھیری قبر میں لیٹے ہوئے ہو، اب غور کرو کہ قبر میں تمہیں کس چیز کی ضرورت ہے؟ یقیناً تمہارا ضمیر کہے گا کہ مجھے اس وقت نیک اَعْمَال کی ضرورت ہو گی۔ اب یہ غور کرو کہ اگر ابھی تمہیں موت آجائے تو تمہارے پاس قبر میں کام آنے والے اَعْمَال موجود ہیں؟ اگر تم اپنی اسی حالت پر مرنے کے لئے تیار ہو، تمہارے پاس اتنے نیک اَعْمَال ہیں کہ جن کی بدولت تم قبر میں آرام سے رِہ پاؤ گے تو اپنی اسی حالت پر قائِم رہو اور استقامت کے ساتھ نیک اَعْمَال کرتے رہو اور اگر ایسا نہیں ہے، تمہارے اَعْمَال قبر میں کام آنے والے نہیں ہیں بلکہ تمہارے کام قبر کے عذاب میں مبتلا کر دینے والے ہیں تو اللہ پاک کے حُضُور جھک جاؤ...! **اور فوراً تَوبہ کر کے قبر کی تیاری شروع کر دو...!**[1]

پیارے اسلامی بھائیو! آج شبِ براءَت ہے، جہنّم سے چھٹکارے کی رات ہے، بخشش و مغفرت کی رات ہے۔ آیئے! آج گُناہوں سے سچی پکی تَوبہ کر لیتے ہیں، پیچھے جو گُناہ ہوئے، سَو ہوئے، آج اپنے رَبِّ کریم سے ان گُناہوں کی مُعافی مانگ کر، حق داروں کے

1 ...بستان الواعظین، مجلس فی ذکر القبور، العبرۃ بالقبور، صفحہ:156۔

حق ادا کر کے آج سے نیک کاموں میں مَصرُوف ہوتے اور قبر و آخرت کی تیاری شروع کر دیتے ہیں۔ بے شک ہمارے رَبِّ رحمٰن ورحیم کی رحمت بہت بڑی ہے، اگر ہم سچّے دِل سے توبہ کریں تو اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم! بخشش و مغفرت کی خیرات مِل ہی جائے گی۔

پارہ:24، سورۂ زُمَر، آیت:53 میں ارشاد ہوتا ہے:

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ (پارہ:24، سورۂ زُمَر:53)	ترجمہ کنزُالایمان: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے نااُمید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

3 مرتبہ دُعائے مغفرت کی برکت

امام اَبُو اللَّیث سمرقندی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ لکھتے ہیں: پچھلی قوموں میں ایک شخص تھا، اس نے بہت گُناہ کئے تھے، ایک بار اُس نے اپنی پچھلی زِندگی کے متعلق سوچا، گُناہوں کے متعلق غور و فِکْر کیا تو اسے شرمندگی ہوئی، اُس نے نادِم و شرمندہ ہو کر 3 مرتبہ کہا: اَللّٰھُمَّ غُفْرَانَکَ، اَللّٰھُمَّ غُفْرَانَکَ، اَللّٰھُمَّ غُفْرَانَکَ مولیٰ! تیری بخشش... اِلٰہی! تیری بخشش، اے اللہ پاک! تیری بخشش۔ اسی لمحے اسے موت آگئی اور اللہ پاک نے اس کی بخشش فرما دی۔[1]

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے شُمار جرم
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

بندے 3 قسم کے ہیں

حضرت مَکحُول رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: جب اللہ پاک نے اپنے نبی حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلَام کو زمین و آسمان کی بادشاہت دکھائی تو حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلَام نے دیکھا: ایک

1 ...تنبیہ الغافلین، صفحہ:53۔

شخص بدکاری میں مبتلا ہے، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کے خِلاف دُعا کر دی، وہ شخص اسی وقت ہلاک ہو گیا، پھر آپ نے دیکھا؛ ایک شخص چوری کر رہا ہے، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کے خِلاف بھی دُعا کی، یہ شخص بھی ہلاک ہو گیا۔

اس پر اللہ پاک نے فرمایا: اے ابراہیم! میرے بندوں کو چھوڑ دیجئے! بے شک میرے بندے 3 قسم کے ہیں: (1): ایک تو وہ ہے جو تَوبہ کر لیتا ہے، لہٰذا میں اُس کی توبہ قبول فرما کر اس کا گُناہ بخش دیتا ہوں (2): دوسرا وہ ہے جو خود تو توبہ نہیں کرتا مگر اس کی اَوْلاد نیک ہوتی ہے جو میری عبادت کرتی ہے (3): تیسرا وہ شخص ہے کہ جس پر بدبختی غالِب آجاتی ہے، وہ توبہ کی طرف بڑھتا ہی نہیں ہے، **ایسے شخص کا انجام جہنّم ہے۔**[1]

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا؛ جو بندہ گُناہوں پر شرمندہ ہو اور اللہ پاک کی طرف رُجُوع لائے، تَوبہ کرے، اپنے گُناہوں کی مُعَافی مانگے تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرما کر بخشش و مغفرت سے نواز دیتا ہے۔ جبکہ وہ بدبخت جو گُناہوں پر اَڑتا ہے، نافرمانیوں پر شرمندہ نہیں ہوتا، توبہ نہیں کرتا، اپنے رَبِّ کریم کے دَرْ پر نہیں جھکتا، یہاں تک کہ گُناہ اسے اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں، اس پر بدبختی غالب آتی ہے، ایسے شخص کا انجام جہنّم ہے۔

بڑی کوششیں کیں گنہ چھوڑنے کی ۔۔۔ رہے آہ! ناکام ہم یا اِلٰہی!
مجھے سچّی توبہ کی توفیق دیدے ۔۔۔ پئے تاجدارِ حرم یا اِلٰہی!
سدا کے لئے ہو جا راضی خدایا ۔۔۔ ہمیشہ ہو لطف و کرم یا اِلٰہی![2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...تنبیہ الغافلین، صفحہ: 53۔
2 ...وسائِلِ بخشش، صفحہ: 110۔

وحشتِ قبر سے بچانے والے 8 کام

فَقِیْہ اَبُو اللَّیْث سمرقندی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو قبر کی تنہائی اور گھبراہٹ سے بچنا چاہتا ہے، اسے چاہیے کہ 4 کام اختیار کرلے اور 4 کاموں سے باز رہے۔ جو ایسا کرے گا وہ (اللہ پاک کے فضل و کرم سے) قبر کی تنہائی اور گھبراہٹ سے بچ جائے گا۔

4 کام جو اختیار کرنے ہیں: 1: نماز 2: صدقہ 3: تلاوت 4: ذِکْرُ اللہ کی کثرت۔

وہ 4 کام جن سے بچنا ہے: 1: جھوٹ 2: خیانت 3: چغلی 4: پیشاب کے چھینٹے۔[1]

قبر میں کام آنے والا پہلا نیک عمل: نماز

وہ اعمال جو قبر میں کام آئیں گے ان میں سے پہلا عمل ہے: نماز۔ اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جو نمازوں کے لئے بہتر طریقے سے وضو کرے، وقت پر نماز ادا کرے، رکوع اور سجدہ خشوع و خضوع کے ساتھ پُورا کرے، اللہ پاک کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ اللہ پاک اس کی مغفرت فرمادے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! نماز بہت اعلیٰ عبادت ہے ❀ نماز دین کا ستون ہے ❀ نماز پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے ❀ نماز بارگاہِ اِلٰہی میں حاضری کا ذریعہ ہے ❀ نماز مومن کی معراج ہے ❀ نماز قربِ اِلٰہی کا وسیلہ ہے ❀ نمازی کو اللہ پاک کی مدد و نُصرت ملتی ہے ❀ نماز گُناہ مٹاتی ہے ❀ نماز رُوح کو قرار دیتی ہے ❀ نماز ظاہِر و باطن کو سنوارتی ہے ❀ نماز رزق میں برکتیں لاتی ہے ❀ نماز قبر میں کام آئے گی ❀ نماز قبر کی گھبراہٹ اور عذابِ قبر سے بچائے گی۔

---

1 ... تنبیہ الغافلین، صفحہ: 19۔

2 ... ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب المحافظۃ علی وقت الصلوات، صفحہ: 82، حدیث: 425۔

ہر عبادت سے بَرتَر عبادت نَماز	ساری دولت سے بڑھ کر ہے دولت نَماز
قلبِ غمگیں کا سامانِ فَرحت نَماز	ہے مریضوں کو پیغامِ صحَّت نَماز
نارِ دوزخ سے بے شک بچائے گی یہ	رب سے دلوائے گی تم کو جنَّت نَماز
پیارے آقا کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے یہ	قلبِ شاہِ مدینہ کی راحت نَماز
بھائیو! گر خُدا کی رِضا چاہیے	آپ پڑھتے رہیں باجماعت نَماز

آیئے! نیت کرتے ہیں کہ آج سے ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی، ہم پانچوں نمازیں مسجد میں باجماعت ادا کیا کریں گے، خُدا نخواستہ پہلے اگر کوئی نماز قضا ہوئی ہے تو وہ بھی جلد سے جلد ادا کرلیں گے۔اِنْ شَآءَ اللهُ الْكَرِيم!

قبر میں کام آنے والا دوسرا نیک عَمَل: صدقہ

قبر کے اندھیرے کو روشنی میں اور وَحشت کو امن و سکون میں بدلنے والا دوسرا عمل ہے: صدقہ و خیرات۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا مبارک فرمان ہے: اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَلٰى اَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُوْرِ بے شک صدقہ قبر کی گرمی کو بجھاتا ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! قبر کی گرمی اور وحشت سے بچنے کے لئے صدقہ و خیرات (Charity) کی عادت بنایئے! بے شک صدقہ (یعنی راہِ خُدا میں کچھ دینا) بڑی فضیلت والا کام ہے ❁ صدقہ برائیوں کے دروازے بند کرتا ہے ❁ صدقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے ❁ صدقہ گُناہوں کو یُوں مٹاتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے ❁ صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے ❁ صدقہ عمر میں برکت کا سبب ہے ❁ صدقہ بُری موت سے بچاتا ہے ❁ صدقہ اللہ پاک کے غضب کو بجھاتا ہے ❁ صدقہ کرنے سے رزق میں برکت ہوتی ہے ❁ صدقہ و خیرات

---

1 ...شُعَبُ الایمان، باب الزکاۃ، جلد:3، صفحہ:212، حدیث:3347۔

سے غربت مٹتی ہے ❁ صدقہ رحمتِ الٰہی پانے کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا آج کی بابرکت رات میں صدقہ و خیرات کرنے کی اچھی نیت بھی کر لیجئے! زکوٰۃ فرض ہوتی ہو تو پُوری زکوٰۃ ادا کرنے کی نیت کرلیں، صدقۂ فطر دینے کی نیت کرلیں، اس کے عِلاوہ نفل صدقات بھی کرتے رہنا چاہئے، جو بے چارے غریب ہیں، آمدن کم ہے، ان کو بھی چاہئے کہ کچھ نہ کچھ صدقہ ضرور کریں، چاہے ایک روپیہ ہی کریں، بہر حال صدقہ کرنا ہی چاہئے۔

الحمدللہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک **دعوتِ اسلامی** کی دُنیا بھر میں دُھوم دھام ہے، دعوتِ اسلامی خدمتِ دِین کے کم و بیش 82 شعبہ جات میں دینی و فلاحی کام کر رہی ہے، مثلاً ❁ طلباء و طالبات کو درسِ نظامی (عالِم و عالمہ کورس کروانے) اور دیگر علومِ دینیہ سکھانے کے لئے **جامعۃ المدینہ** قائم ہے، جس کے ذریعے اب تک ہزاروں عُلمائے کرام تیار ہو کر زندگی کے مختلف شعبوں میں اپنی دِینی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ ہزاروں اسلامی بہنیں بھی عالمہ کورس (درسِ نظامی) کر چکی ہیں ❁ **مدرسۃ المدینہ** میں بچوں اور بچیوں کو قرآنِ کریم حِفْظ و ناظرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ الحمدللہ! اب تک ہزاروں حُفّاظ تیار ہو چکے ہیں ❁ **مدنی چینل** (دعوتِ اسلامی کا تین زبانوں اردو، انگریزی اور بنگلہ میں چلنے والا میڈیا چینل)، جس کی نشریات دنیا کے اکثر ممالک میں دیکھی جارہی ہیں ❁ **فیضان آن لائِن اکیڈمی:** قرآنِ کریم حفظ و ناظرہ کی تعلیم دینے، آن لائن درسِ نظامی (یعنی عالِم کورس) اور 55 سے زائد مختلف کورسز آن لائِن کروانے والا ادارہ ہے، جس کے ذریعے ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں آن لائِن عِلْمِ دین سیکھنے کی سعادت حاصِل کر رہے ہیں ❁ اسی طرح دُنیا بھر میں مسلمانوں کی خیر خواہی اور مختلف مصائِب (**Disasters**) کے مواقع پر مدد کے

لئے FGRF ڈیپارٹمنٹ قائم ہے۔
آپ بھی عِلْمِ دین کی اشاعت اور خدمتِ دین کے اس عظیم کام میں اپنا حِصّہ شامِل کیجئے، اپنی زکوٰۃ، فطرہ اور دیگر صدقات و خیرات دعوتِ اسلامی کو دیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ اللہ پاک ہم سب کو دِینِ اسلام کی سربلندی کے لیے کوشاں اِن شعبہ جات اور دعوتِ اسلامی کے ساتھ دل کھول کر راہِ خدا میں خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں کام آنے والا تیسرا نیک عَمَل: تلاوتِ قرآن

اے عاشقانِ رسول! قبر میں کام آنے والے نیک اَعْمَال میں تیسرا نیک عَمَل ہے: تِلاوتِ قرآنِ کریم۔ ✿ قرآنِ کریم اللہ پاک کا کلام ہے ✿ تِلاوتِ قرآن سے رحمت ملتی ہے ✿ تِلاوت کی برکت سے مصیبت ٹلتی ہے ✿ تِلاوت کی برکت سے غم دُور ہوتے ہیں ✿ تِلاوت کرنا سُنّتِ مصطفےٰ ہے ✿ تلاوت کرنا صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کا طریقہ ہے ✿ تِلاوت قیامت کی ہولناکی سے بچاتی ہے ✿ اور تلاوت کی برکت سے قبر روشن ہوتی ہے۔

واہ کیا بات ہے عاشِقِ قرآن کی

حضرتِ ثابت بُنانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ روزانہ ایک بار ختمِ قرآنِ پاک فرماتے تھے۔ آپ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور ساری رات قِیام (عبادت) کرتے، جس مسجِد سے گزرتے اس میں دو رَکعت (تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد) ضَرور پڑھتے۔ نماز اور تِلاوتِ قرآن سے آپ کو خُصوصی مَحبَّت تھی، آپ پر ایسا کرم ہوا کہ رشک آتا ہے۔ منقول ہے: جب بھی لوگ آپ کے مزارِ

پُرانوار کے قریب سے گزرتے تو قبرِ انور سے تِلاوتِ قرآن کی آواز آرہی ہوتی تھی۔[1]

جَبیں میلی نہیں ہوتی دَھن میلا نہیں ہوتا | غلامانِ مُحَمَّد کا کفن میلا نہیں ہوتا

پیارے اسلامی بھائیو! نیت کیجئے کہ قبر کی وحشت و تنہائی سے بچنے اور نیکیاں کمانے کے لئے ہم بھی تِلاوتِ قرآن کیا کریں گے۔ ماہِ رمضان المبارک بھی تشریف لانے والا ہے، اس بار رمضان المبارک میں پُورا قرآنِ کریم مکمل پڑھنے کی نیت کر لیجئے! بلکہ ایک کیوں؟ 5 قرآنِ کریم ختم کیجئے! امامِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ رمضان المبارک میں 61 قرآنِ کریم ختم کیا کرتے تھے۔ جس سے ہو سکے امامِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پیروی کرے۔ دِن رات تِلاوت میں مَصرُوف رہے، اِنْ شَآءَ اللهُ الْكَرِيْم! برکتیں ہی برکتیں ہوں گی۔ رمضان المبارک آنے سے پہلے بھی تِلاوت کرنی ہے، آج ہی سے تِلاوت شروع کر دیجئے۔ اللہ پاک ہم سب کو توفیق بخشے، کاش! قرآن اور تِلاوتِ قرآن سے ایسی محبت ہو کہ سب فضولیات چھوٹ جائیں اور ہم بس قرآن ہی کے ہو کر رہ جائیں۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہوجائے | تلاوت کرنا میرا کام صبح و شام ہوجائے

نمازِ تراویح کے فضائل

الحمدللہ! ماہِ رمضان المبارک کی آمد آمد ہے، روزوں اور سحر و افطار کے ساتھ ساتھ تراویح کی بھی بہاریں ہوں گی، حُفّاظِ کرام نمازِ تراویح میں قرآنِ کریم سنانے کی سعادت حاصِل کریں گے اور خوش نصیب عاشقانِ رسول قرآنِ کریم سُن کر ثواب کمائیں گے۔ اللہ کریم ہمیں بخیر و عافیت رمضان تک پہنچنا نصیب فرمائے، ہم روزے بھی رکھیں،

---

1 ...حلیۃ الاولیا، جلد:2، صفحہ:364و366، ملتقطاً۔

تِلاوت بھی کریں اور خوب ذوق و شوق کے ساتھ نمازِ تراویح بھی ادا کریں۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو رَمضان میں ایمان کے ساتھ اور طلب ثواب کے لئے قیام کرے (مثلاً تراویح پڑھے)، اس کے گزشتہ (صغیرہ) گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[1] ایک حدیثِ پاک میں ہے: بے شک اللہ پاک نے رَمضان کے روزے تم پر فرض کئے اور میں نے تمہارے لئے رَمضان کے قیام کو سنت قرار دیا ہے لٰہذا جو شخص رَمضان میں روزے رکھے اور ایمان کے ساتھ اور حصولِ ثواب کی نیت سے قیام کرے (یعنی تراویح پڑھے) تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔[2]

یاد رکھئے! تراویح سُنتِ مؤکدہ ہے۔ ضروری ہے کہ اس میں ہر گز سستی نہ کی جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں کام آنے والا چوتھا نیک عمل: ذکرِ الٰہی

پیارے اسلامی بھائیو! فقیہ ابو اللیث سمر قندی رحمۃ اللہ علیہ نے قبر میں کام آنے والے جو 4 اَعمال بتائے، ان میں چوتھا عمل ہے: ذِکْرُ اللہ کی کثرت کرنا۔ یہ بھی بہت پیارا، بڑی فضیلت والا نیک عَمَل ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ، **مُحَمَّد** مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب بھی لوگ ذِکْرُ اللہ کے لئے جمع ہوتے ہیں تو فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں، اللہ پاک کی رحمت انہیں آغوش میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازِل ہوتا ہے۔[3]

ذِکْرُ اللہ کی کثرت کرنے کے بڑے فائدے ہیں ❁ کثرتِ ذِکْر سے دِل میں نُور پیدا ہوتا ہے ❁ کثرتِ ذِکْر سے قربِ خُدا ملتا ہے ❁ کثرتِ ذِکْر سے گُناہ مٹتے ہیں ❁ کثرتِ ذِکْر انبیائے

---

1 ... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، صفحہ: 275، حدیث: 759۔
2 ... نسائی، کتاب الصیام، صفحہ: 369، حدیث: 2207۔
3 ... مسلم، کتاب الذکر والدعا، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ، صفحہ: 1039، حدیث: 2700۔

کرام کی سُنّت ہے ❁ کثرتِ ذِکر سے دِلوں کا زنگ دُور ہوتا ہے ❁ کثرتِ ذِکر سے دُنیا میں امن ملتا ہے ❁ اور کثرتِ ذِکر کی برکت سے قبر روشن ہوتی ہے۔

کاش لب پر مرے رہے جاری | ذکر آٹھوں پہر ترا یاربّ!

قبر میں نقصان دینے والے 4 اَعمال

پیارے اسلامی بھائیو! یہ 4 نیک اَعمال (نماز، صدقہ، تلاوت اور ذِکرُ اللہ کی کثرت، یہ وہ اَعمال ہیں جو) قبر میں کام آتے ہیں، قبر روشن کرتے اور قبر کے عذاب سے بچاتے ہیں۔ فقیہ ابو اللیث سمر قندی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیان کے مطابق 4 بُرے اعمال وہ ہیں جو قبر کے عذاب کا سبب ہیں، جو قبر میں سلامتی کا خواہش مند ہے، اس پر لازِم ہے ہر گُناہ سے اور بالخصوص ان 4 چار گُناہوں سے لازمی بچتا رہے۔

قبر میں سلامتی کے لئے جھوٹ سے بچئے!

پہلا بُرا عَمَل ہے: جھوٹ۔ صادِق و امین نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جھوٹ گُناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گُناہ جہنّم میں جانے کا سبب ہے۔ بے شک بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ پاک کے نزدیک کذّاب (بہت بڑا جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔[1]

جھوٹ کی تعریف، اس کی مثالیں اور عذابات جاننے کے لئے شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **جھوٹا چور** پڑھ لیجئے۔

قبر میں سلامتی کے لئے خیانت سے بچئے!

قبر میں نقصان دینے والا دوسرا بُرا عَمَل ہے: خیانت۔ یعنی کسی کی رکھوائی ہوئی امانت

1 ... بخاری، کتاب الادب، صفحہ: 1515، حدیث: 6094۔

میں ناجائز ردّ و بدل کرنا یا امانت واپس نہ لوٹانا۔ حضرت مجاہد رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: **دھوکا اور خیانت آگ میں ہے، دھوکا دینا اور خیانت کرنا مسلمانوں کے اَخلاق نہیں۔**

جو دُکانیں خِیانت سے چمکائیں گے! | کیا اُنہیں زر کے اَنبار کام آئیں گے؟
قہرِ قہّار سے کیا بچا پائیں گے؟ | جی نہیں، نارِ دوزخ میں لے جائیں گے
مالِ دنیا ہے دونوں جہاں میں وبال | آئیگا قبر میں ساتھ ہرگز نہ مال[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں سلامتی کے لئے چغلی سے بچئے!

قبر کے عذاب کا سبب بننے والا تیسرا گُناہ چغلی ہے۔ فساد ڈلوانے کے لئے ایک شخص کی بات دوسرے تک پہنچانے کو چغلی کہتے ہیں۔[2] اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: چغل خوری کرنے والوں کو اللہ پاک (قیامت کے دِن) کتّوں کی شکل میں اُٹھائے گا۔[3]

مجھے غیبت و چغلی و بدگمانی | کی آفات سے تُو بچا یااِلٰہی!

قبر میں سلامتی کے لئے پاکیزہ رہیے

قبر میں نقصان پہنچانے والا چوتھا بُرا عَمَل ہے: **پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا۔** اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **اکثر عذابِ قبر پیشاب (کے چھینٹوں سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔**[4]

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 655۔
2 ...شرح مسلم للنووی، جلد: 1، صفحہ: 12۔
3 ...الجامع فی الحدیث، باب العزلۃ، صفحہ: 534، حدیث: 428۔
4 ...ابن ماجۃ، کتاب الطھارۃ، باب التشدید فی البول، صفحہ: 69، حدیث: 348۔

بیان کا خلاصہ

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک ہمیں قبر کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔ قبر کی تنگی و وَحشت سے بچنے کے لئے ہم نے کل 8 کام سُنے۔ **ان میں سے 4 کام اختیار کرنے ہیں:** 1: نماز کی پابندی کرنی ہے 2: صدقہ خیرات کی عادت بنانی ہے 3: کثرت سے تِلاوت کرنی ہے اور 4: ذِکْرُ اللہ کی کثرت کرنی ہے۔ **اور 4 کاموں سے بچنا ہے:** 1: جھوٹ نہیں بولنا 2: خیانت نہیں کرنی 3: چغل خوری سے بچنا ہے اور 4: پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا ہے۔ یہ 8 کام کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک کی رحمت سے عذابِ قبر سے محفوظ رِہ جائیں گے۔ اللہ پاک ہم سب پر رحم فرمائے! کاش! آج کی بابرکت رات میں ہم سب بخشش و مغفرت کی خیرات پانے میں کامیاب ہو جائیں۔

خطاؤں کو میری مٹا یا اِلٰہی! | مجھے نیک خصلت بنا یا اِلٰہی!
تجھے واسطہ سارے نبیوں کا مولیٰ | مری بخش دے ہر خطا یا اِلٰہی!

رمضان کے روزوں کے فضائل

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! پھر آمدِ رمضان ہے، نیکیوں کا موسمِ بہار آنے والا ہے۔ آیئے! ترغیب کے لئے رمضان المبارک کے روزوں اور اعتکاف کے چند فضائل سن لیتے ہیں: مختلف روایات کے مطابق ❁ روزہ دار کا سونا عبادت ہے ❁ روزہ دار کی دُعا اور عمل مَقبول ہوتا ہے ❁ روزہ دار کے لئے فرشتے سورج ڈوبنے تک مَغْفِرت کی دُعا کرتے رہتے ہیں ❁ روزہ دار کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ❁ روزہ دار کو اللہ پاک جنتی پھل کھلائے گا ❁ روزہ دار کو اللہ پاک جنتی شراب سے سیراب

کرے گا ❁ روزہ دار کے لئے قیامت کے دن سونے کا دستر خوان لگایا جائے گا ❁ روزہ دار کا روزہ اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ بن جائے گا ❁ روزہ دار کے چہرے کو اللہ پاک جہنم سے 70 سال کی مسافت دُور کر دے گا۔ (1)

جو نادان کسی شرعی مجبوری کے بغیر روزۂ رمضان ترک کر دیتا ہے وہ سخت گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ روایات کے مطابق جو شرعی مجبوری کے بغیر رمضان شریف کا ایک روزہ ضائع کر دے تو اب عُمر بھر روزے رکھتا رہے، تب بھی اُس چھوڑے ہوئے ایک روزے کی فضیلت نہیں پا سکتا۔ (2)

اللہ پاک اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے صدقے ہمیں اپنے قہر و غضب سے بچائے، ماہِ رمضان المبارک کے پُورے روزے خوش دِلی سے، ذوق و شوق کے ساتھ رکھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

اعتکاف کے چند فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں دُنیا بھر میں ہزاروں مقامات پر اجتماعی اعتکاف کروایا جاتا ہے، **اعتکاف** گُناہوں سے بچنے اور ماہِ رمضان نیکیوں میں گزارنے کا بہترین ذریعہ ہے، ابھی سے پُورا ماہِ رمضان یا کم از کم آخری عشرے کے اجتماعی اعتکاف میں شرکت کرنے کی نیت کر لیجئے! ❁ اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو اللہ پاک کی رضا و خوشنودی کے لئے ایک دِن کا اعتکاف کرے گا اللہ پاک اس کے اور جہنّم کے درمیان 3 خندقیں حائل کر دے گا،

(1)... فیضانِ رمضان، صفحہ: 84 تا 86 ماخوذاً۔
(2)... فیضانِ رمضان، صفحہ: 88 تا 89 ماخوذاً۔

ہر خندق کی مَسافت (یعنی دُوری) مشرق و مغرب کے فاصلے سے بھی زیادہ ہے۔[1] ✿ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ، طاہرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے روایت ہے: مَنِ اعْتَكَفَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب حاصِل کرنے کی نیت سے اعتکاف کیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[2] ✿ ایک حدیثِ پاک میں فرمایا: جس نے رمضان المبارک میں 10 دِن کا اعتکاف کرلیا وہ ایسا ہے جیسے 2 حج اور 2 عمرے کئے۔[3]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!　　　　صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: نیک اعمال

پیارے اسلامی بھائیو! نیک بننے، گُناہوں سے بچنے اور نیکیوں پر استقامت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بھی خوب حصّہ لیجئے! اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم! دین و دنیا کی بے شُمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام **نیک اعمال** بھی ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے اپنے مُریدین، طالِبِین اور مُحِبِّین بلکہ دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول کو اپنی اِصلاح کا بہترین نسخہ دیا ہے اور وہ ہے: رسالہ **نیک اَعْمال**۔ یہ مختصر سارِسالہ مکتبۃ المدینہ سے

---

1 ... شُعَبُ الْاِیْمَان، باب: فی الاعتکاف، جلد: 3، صفحہ: 425، حدیث: 3965۔

2 ... جَامِع صغیر، صفحہ: 516، حدیث: 8480۔

3 ... جَامِع صغیر، صفحہ: 516، حدیث: 8479۔

طلب کیجئے، چاہیں تو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) سے ڈاؤن لوڈ کر لیجئے بلکہ مزید آسانی چاہتے ہوں تو اپنے موبائل میں Naik Amaal اپلی کیشن ڈاؤنلوڈ کر لیجئے، اس کے مُطابق روزانہ اپنے اَعْمال کا جائزہ لیجئے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنے گا، دِل کی پاکیزگی ملے گی اور کردار اُجلا اُجلا، نکھرا نکھرا، خوب صُورت ہو جائے گا۔

پورا گھر نمازی بن گیا

ضلع اٹک (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میں گُناہوں سے بھرپُور زندگی گزار رہا تھا، فلمیں دیکھنا، آوارہ گردی، نمازیں قضا کرنا وغیرہ میرے معمولات میں شامل تھا، ایک مرتبہ ہمارے علاقے میں عاشقانِ رسول کا مدنی قافلہ آیا، ان میں سے ایک اسلامی بھائی نے مجھے مغرب کی نماز پڑھنے اور بیان میں شرکت کی دعوت دی، میری خوش نصیبی کہ میں اُن کے ساتھ مسجد میں چلا گیا، نمازِ مغرب کے بعد بیان سُن کر بڑا لطف آیا، بیان کے آخر میں مبلغ نے **نیک اعمال** رسالے کا تعارُف کروایا، رسالہ **نیک اَعْمَال** میں دَرج نیکیوں سے بھری زِندگی گزارنے کے مدنی پھول دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی، اس رسالے کی صُورت میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اِصلاحِ اُمّت کے لئے کُڑھن دیکھ کر میں نے ہاتھوں ہاتھ بیعت کے لئے نام دے دیا اور عطّاری بَن گیا، وقت کے ولیِّ کامل سے نسبت کیا ہوئی، دِل گُناہوں سے بیزار اور نیکیوں کی طرف مائل ہو گیا، میں نے گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کو دِل و جان سے اپنا لیا، اس کی برکت سے میرے اَخلاق سَنْوَرنے لگے، میری اس تبدیلی کا میرے گھر والوں پر بھی اچھا اَثر ہوا،

الحمدللہ! آہستہ آہستہ پورا گھرانہ ہی قادری، رضوی، عطّاری ہو گیا، گھر میں نمازوں کی پابندی شروع ہو گئی، فلمیں ڈرامے، گانے باجے بند ہو گئے اور گُناہوں بھرے چینلز (Channels) کی جگہ مدنی چینل چلنے لگ گیا۔[1]

خوب مَدنی قافلوں کی دھوم ہو	نیک ہو امّت اے نانائے حسین
مدنی انعامات کی ہو ریل پیل	نیک ہو امّت اے نانائے حسین[2]

نوٹ: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں اب **مدنی انعامات** کو **نیک اَعْمال** کہا جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[3]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا!	جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

لباس کے متعلق سنتیں اور آداب

2 فرامینِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم: 1 جِنّات کی آنکھوں

---

1 ...دلوں کا چین، صفحہ:4۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:258۔
3 ...مشکوٰۃ، کتابُ: الْاِیمان، بابُ: الْاِعْتِصَام، جلد:1، صفحہ:55، حدیث:175۔

اورلوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللّٰه کہہ لے۔[1] 2: جو باوُجُودِ قدرت زیب وزینت کالباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے، اللہ پاک اس کو کرامت کاحُلّہ پہنائے گا۔[2]

اے عاشقانِ رسول! ہمارے آقا و مولیٰ، مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارَک لباس اکثر سفید کپڑے کا ہوتا تھا ❁ لباس حلال کمائی سے ہو ❁ جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو اس میں فرض و نَفْل کوئی نَماز قبول نہیں ہوتی ❁ مَنْقُول ہے: جس نے بیٹھ کر عمامہ باندھا، یا کھڑے ہو کر سَراوِیل (یعنی پاجامہ یاشلوار) پہنی تو اللہ پاک اُسے ایسے مَرَض میں مبتَلا فرمائے گا جس کی دوا نہیں ❁ پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں ❁ اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یاپاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے بر عکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے ❁ بہارِ شریعت میں ہے: سنت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پَوروں تک اور چوڑائی ایک بالِشت ہو ❁ سنت یہ ہے کہ مرد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے ❁ مرد مردانہ اور عورت زَنانہ ہی لباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کالحاظ رکھئے ❁ بہارِ شریعت میں ہے: مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک عورَت ہے، یعنی اس کا چھپانا فرض ہے ❁ ناف

---

1 ... معجم اوسط، جلد:5، صفحہ:200، حدیث:7066۔
2 ... ابوداؤد، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، صفحہ:753، حدیث:4778۔

اس میں داخِل نہیں اور گھٹنے داخِل ہیں ❁ اس زمانے میں بہت سے لوگ تہبند یا پاجامہ اِس طرح پہنتے ہیں کہ پیڑو (یعنی ناف کے نیچے) کا کچھ حصہ کھلا رہتا ہے ❁ اگر کُرتے وغیرہ سے اِس طرح چھپا ہو کہ جِلد (یعنی کھال) کی رنگت نہ چمکے تو خیر ورنہ حرام ہے اور نَماز میں چوتھائی کی مِقدار کھلا رہا تو نَماز نہ ہوگی خصوصاً حج و عمرے کے اِحرام والے کو اِس میں سخت احتیاط کی ضرورت ہے ❁ آج کل بعض لوگ سرِعام لوگوں کے سامنے نیکر (ہاف پینٹ) پہنے پھرتے ہیں جس سے ان کے گھٹنے اور رانیں نظر آتی ہیں، یہ حرام ہے، ایسوں کے کھلے گھٹنوں اور رانوں کی طرف نظر کرنا بھی حرام ہے۔ بالخصوص کھیل کود کے میدان ، ورزِش **(Exercise)** کرنے کے مقامات اور ساحلِ سمندر پر اِس طرح کے مناظر زیادہ ہوتے ہیں ۔لہٰذا ایسے مقامات پر جانے میں سخت احتیاط ضروری ہے ❁ تکبُّر کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے۔[1]

مختلف سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے، سنّتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اُلفتِ مصطفٰے اور خوفِ خُدا | چاہئے گر تمہیں قافلے میں چلو
عِلْم حاصِل کرو، جَہل زائل کرو | پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

---

(1)...550 سنّتیں اور آداب، صفحہ: 51و54۔